سون تسو کی فنِ حرب

فنِ حرب نظم میں

از قلمِ حذیفہ

مزید کتابوں کے لیے:

https://archive.org/details/@huzaifah_masood

مقدمہ

مقدمہ میں یہ بیان ہے

کہ سُوْنْ ثْسُوْ کی یہ کتاب ہے
و حذیفہ کی یہ نظم ہے

اول میں اس نظم کے نام خدا ہے
بعد جس کے حمد و ثنا ہے
ساتھ جس کے درود و سلام ہے

افسوس صرف اس بات پہ ہے
کہ ترجمہ یہ انگریزی سے ہے
جب کہ اصل کتاب چینی میں ہے
جو مجھ کو ابھی آتی نہیں ہے

منصوبہ بندی

سون تسو نے کہا:

فنّ حرب پہ یہ کتاب ہے

قوم پہ سیکھنا اس کا لازم ہے

کیونکہ متعلق یہ زندگی و موت سے ہے

راستہ یہ کامیابی یا ناکامی کا ہے

لہذا یہ موضوع تحقیق کا ہے

جس کو کسی قیمت پہ بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے

و فن حرب مبنی ہے پانچ امور پہ

ذہن میں جن کو رکھنا لازم ہے اس شخص پہ

جو مطّلع ہونا چاہتا ہے میدانِ جنگ میں آنے والے حالات پہ

پہلا ان میں سے اخلاق حسنہ ہے

دوسرا آسماں، تیسرا زمیں، چوتھا سپہ سالار و پانچواں طریق و تہذیب ہے

و ان پانچ اسماء سے جو مراد ہے تفصیل اس کی آگے وارد ہے

اخلاق حسنہ لوگوں کو موافق بناتا ہے حاکم کے

تو وہ پیچھے چلتے ہیں اس کے

زندگی سے اپنی بے فکر ہو کے

بے خوف ہو کے با وجود خطروں کے

مراد آسماں سے دن و رات ہے

و سردی و گرمی و موسم و زمان ہے

زمیں سے مراد ہے بحث دوری کی

خطرے و حفاظت کی

کشادہ میدان و تنگ گلی کی

و زندگی و موت کے امکانات و مواقع کی

سپہ سالار سے مراد ہے حکیمانہ اوصاف

سختی و شجاعت و احسان و اخلاص

طریق و تہذیب سے مراد ہے فوج کو مناسب حصوں میں تقسیم کرنا

افسران کے عہدوں کی تدریج کرنا

فوج تک امداد پہنچانے والے راستوں کو درست کرنا

فوج کے اخراجات کو قابو میں رکھنا

ان پانچ اصول کو جاننا ہر سپہ سالار پہ واجب ہے
تو جس نے انہیں جانا اس کی فتح واجب ہے
و جس نے نا جانا اس کی شکست واجب ہے

لہذا جب فوج کے آیندہ احوال کو جاننے کا تو نے ارادہ کرا
تو اصول مذکور کو تقابل کی بنیاد بنا

کہ دو فوجوں میں سے اخلاق حسنہ کس میں زیادہ ہے
کس کے سپہ سالار میں قابلیت زیادہ ہے
کس کو آسماں و زمیں کا مفاد حاصل ہے
کس جانب تہذیب زیادہ سختی سے نافذ ہے
کون سی فوج زیادہ قوی ہے
کس جانب افسران و مردان کی تربیت زیادہ ہے
کس فوج میں انعام و سزا میں استقلال زیادہ ہے

یہ سات باتیں ہیں ایسی
کہ جن کی بنیاد پہ پیشنگوئی کر سکتا ہوں مَیں فتح و شکست کی

سپہ سالار جو میری رائے مانے گا و اس پہ عمل کرے گا تو وہ فتح یاب ہوگا
لہذا اسے عہدے پہ قائم رکھ
و جو میری رائے نہ مانے گا و اس پہ عمل نہ کرے گا تو وہ شکست کھائے گا
لہذا اسے معزول کر

میری رائے سے نفع حاصل کرنے کے ساتھ

ہر مناسب حالات کا پورا فائدہ اٹھا

اصول عام پہ عمل کرنے کے ساتھ

ہر موقع کا پورا فائدہ اٹھا

جیسے جیسے حالات بدلتے ہیں

ویسے ویسے منصوبات بدلتے ہیں

و جنگیں سب کی سب دھوکے پہ مبنی ہوتی ہیں

لہذا جب ہم حملہ کے قابل ہوں تو ظاہر کریں گے کہ نا قابل ہیں

و جب متحرّک ہوں تو ظاہر کریں گے کہ ساکن ہیں

و جب قریب ہوں تو دشمن کو یقین دلائیں گے کہ دور ہیں

و جب دور ہوں تو اس کو یقین دلائیں گے کہ قریب ہیں

چارا لگا دشمن کو بلانے کے لیے

و خود کو ضعیف ظاہر کر اسے دھوکا دینے کے لیے

پھر کچل دے اس کو ختم کرنے کے لیے

اگر وہ ہر مقام پہ محفوظ ہے

تو ہر پل اس سے لڑنے کو تیار رہ

اگر وہ زیادہ مظبوط ہے

تو جتنا ہو سکے اس سے بچتا رہ

اسے بھڑکا اگر وہ بھڑکاو مزاج ہو

خود کو ضعیف ظاہر کر تاکہ وہ مغرور ہو

اگر وہ آرام کر رہا ہو تو اسے آرام نہ لینے دے
اگر وہ متحد ہو تو اسے متحد نہ رہنے دے

اس مقام پہ حملہ کر جہاں وہ تیّار نہ ہو
اس مقام پہ ظاہر ہو جہاں اس کا گمان نہ ہو

فتح حاصل ہوتی ہے ان حیلوں سے
تو انکشاف نہ کیا جائے ان کا پہلے سے

وہ سپہ سالار فتح یاب ہوگا جس نے قبل جنگ زیادہ تفکر کیا
شکست کھائے گا وہ جس نے کم تفکر کیا
پھر کیا کہنا ہے اس کا جو بے تفکر میدان جنگ میں کود گیا
کس کی فتح و شکست کا امکان زیادہ ہے نقطۂ مذکور سے میں نے جان لیا

جنگ کا اعلان

سون تسو نے کہا:

جنگ میں جہاں میدانِ جنگ میں ہوتی ہیں ہزار تیز رفتار رتھ

و اتنی ہی بھاری رتھ ہوتی ہیں

ہوتے ہیں جہاں سو ہزار زرہ پوش مرد

و ان کے ساتھ پانچ سو ہزار میٹر کی دوری تئے کرنے کے وسائل ہوتے ہیں

تو گھر و سرحد کے اخراجات

شامل ہیں جس میں مہمان نوازی کے سامان و معمولی اشیاء جیسے لیئی و دوات

و اس کے ساتھ رتھ و زرہ کے اخراجات

ہر دن کا کُل خرچ برابر ہوتا ہے اٹھائیس ہزار گرام چاندی کے

یہ ہے قیمت سو ہزار لوگوں کی فوج بنانے کی

دورانِ جنگ میں

اگر فتح نہیں ہے قریب میں

تو مردوں کے اسلحے خراب ہو جائیں گے

و حوصلے ان کے پست ہو جائیں گے

پھر اگر تو کسی شہر کا محاصرہ کرے گا

تو اپنی ہی قوت ختم کر بیٹھے گا

و اگر حملہ لمبا چلے گا

تو مُلک اس کے اخراجات کا بوجھ نہ اٹھا سکے گا

پھر جب تیرے اسلحے خراب ہو جائیں گے و حوصلے پست ہو جائیں گے

قوت ختم ہو جائے گی و خزانے خالی ہو جائیں گے

تو تیری بدحالی کے مدّ نظر دوسرے سرداران اپنا سر اٹھائیں گے

تو چاہے کوئی بھی آ جائے کیسا ہی حکیم ہو، آنے والے حالات ٹالے نا جا سکیں گے

سنا گیا ہے کہ جنگ میں حماقت ہے جلدبازی میں

لیکن کبھی نہیں دیکھا گیا ہوشیاری کو تاخیر میں

کوئی نہیں ہے اقوام سے

جو نفع یاب ہوا ہو طویل جنگ سے

خالص وہ جو واقف ہے شرّ جنگ سے

اٹھا سکتا ہے نفع جنگ کے ہونے سے

ہنرمند سپاہی جنگ تمام ہونے سے قبل دوسری وُصولی نہیں کرتا

اپنی توشہ گاڑی کو دو مرتبہ سے زائد نہیں بھرواتا

ایک اپنے خروج کے ساتھ

دوسرے اپنے خروج کے بعد

اسباب جنگ اپنے ساتھ لا

و چارا دشمن کی زمیں کو بنا

تو فوج کی تیری

ہو جائے گی تمام حاجت پوری

سرکاری خزانہ میں کمی کی وجہ سے
فوج کی حاجت پوری کی جاتی ہے دور کے تعاون سے
و دور سے تعاون کرنا لوگوں کو غریب بنا دیتا ایک دم سے
جب کہ مہنگائی بڑھ جاتی ہے فوج کے قریب ہونے سے
و لوگوں کے ذاتی سامان بک جاتے ہیں بڑھی ہوئی مہنگائی سے

جب سامان کسانوں کے بک جاتے ہیں
تو سامنا وہ بڑی مشکلوں کا کرتے ہیں

مال و قوت کے فقدان سے گھر ان کے خالی ہو جاتے ہیں
و تیس فیصد ان کی آمدنی کے گھٹ جاتے ہیں

جب کہ اخراجات ٹوٹی رتھوں کے و زخمی گھوڑوں کے
زرہ و ٹوپی، و تیر و کمان، و ڈھال و نیزہ کے
دست بند کے، بیل گاڑی و بھاری گاڑی کے
چالیس فیصد ہوتے ہیں سرکار کی آمدنی کے

لہذا ہوشیار سپہ سالار دشمن کو لوٹ کے کھاتا ہے
دشمن کا ایک گاڑی خود کی بیس کے برابر ہوتا ہے
کیونکہ جو وطن سے آتا ہے
اس میں آنے جانے کا خرچ بھی جڑ جاتا ہے
ایسے ہی ایک کلو چارا جو دشمن سے لوٹ کے لاتا ہے
وطن سے آنے والے بیس کلو کے برابر ہوتا ہے

قتل کرنے کے لیے دشمن کو

حرص دلالنا ہے اپنوں کو

کہ دشمن کو ہرانے سے بڑا نفع ہوگا ان کو

پھر انعام ان کا ضرور دینا ہے ان کو

لہذا رتھ کی لڑائی میں جب دس یا زیادہ رتھیں چھین لی جائیں

تو جنھوں نے پہلی چھینا ہے انہیں انعام دیا جائے

دشمن کی چھنڈیاں اپنی چھنڈیوں سے بدلی جائیں

و ان کی رتھوں کو اپنی رتھوں میں ملا کے استعمال کیا جائے

و قیدی سپاہیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا

اسے کہتے ہیں دشمنِ مغلوب کو استعمال کرنا

اپنی قوت بڑھانے کے لیے

و جنگ کر فتح حاصل کرنے کے لیے

نہ کہ لمبی مہم چلانے کے لیے

تو کہا جا سکتا ہے کہ فوجوں کا امیر لوگوں کے مقدّر کا فیصلہ کرنے والا ہے

وہ شخص ہے کہ جس پہ موقوف ہے کہ ملک امن میں رہنے والا ہے یا خطرے میں پڑنے والا ہے

حیلہ سے حملہ

سون تسو نے کہا:

افضل ہے دشمن کے پورے ملک پہ قبضہ کرنا

اچھا نہیں ہے انہیں تباہ کرنا، توڑنا و بکیھرنا

ایسے ہی پوری فوج کو گرفتار کرنا افضل ہے، انہیں تباہ کرنے سے

ایسے ہی افضل ہے اس کی ٹکڑی کو گرفتار کرنا، اسے تباہ کرنے سے

لہذا ہر جنگ لڑنا و فتح یاب ہونا اعلی دانشمندی نا ہے

بلکہ اعلی دانشمندی دشمن سے لڑے بنا اسے ہرانا ہے

امارتِ جنگ کا اعلی درجہ ہے دشمن کی تدبیر کو روندنا

پھر اس کی قوات کے اجتماع کو روکنا

پھر اس سے میدان جنگ میں لڑنا

جب کہ سب سے بد تر ہے دِوار والے شہر کا محاصرہ کرنا

اگر ضروری نہ ہو

تو نہ گھیرو دوار والے شہر کو

کیونکہ متحرک ٹھکانوں و دیگر وسائلِ جنگ کے انتظام میں کل تین مہینے لگیں گے

و دوار کے مقابل ٹیلے بنانے میں تین مہینے اور لگیں گے

وہ سپہ سالار جو صبر نہ کر سکے گا
اپنے لوگوں سے چیٹیوں کی طرح حملہ کرائے گا
ایک تہائی ان میں سے قتل کیے جائیں گے نتیجہ اس کا ایسا ہوگا
جب کہ شہر ابھی بھی آزاد ہوگا
محاصرہ کرنے کا انجام ایسا ہوگا

لہذا ہنرمند امیر بنا کسی لڑائی کے دشمن کے دستوں کو زیر کرتا ہے
بنا کسی محاصرہ کے اس کے شہروں پہ قبضہ کرتا ہے
بنا کسی لمبی مہم کے میدان جنگ میں، اس کی سلطنت کو ختم کرتا ہے

اپنی فوج کو برقرار رکھتے ہوئے دشمن کی حکومت میں پھوٹ ڈالنا
بنا ایک آدمی گنوائے مقصد حاصل کرنا
طریقہ یہ کہلاتا ہے حیلہ سے حملہ کرنا

اصول ہے جنگ میں اگر ہماری فوج دشمن کی دس گنا ہے تو اسے گھیرنا ہے
اگر پانچ گنا ہے تو اس پہ حملہ کرنا ہے
اگر دو گنا ہے تو خود کو دو حصوں میں تقسیم کرنا ہے

اگر ہم دشمن کے برابر ہوں تو لڑ سکتے ہیں
و اگر مقدار میں اس سے کم ہوں تو ٹال سکتے ہیں
و اگر فرق ہر اعتبار سے کافی ہو تو بھاگ سکتے ہیں

کیونکہ چھوٹی فوج شدید جنگ لڑنے کے با وجود
ہو جائے گی آخر میں بڑی فوج کی مقبوض

سپہ سالار ریاست کی دیوار ہے جو اگر ہر جگہ درست ہوگی تو ریاست مضبوط ہوگی
و اگر وہ دیوار معیوب ہوگی تو ریاست کمزور ہوگی

حاکم تین طریقوں سے مصیبت میں ڈال دیتا ہے فوج کو
پہلا اس سے بے خبر کہ وہ اقتدا نہ کریں گے اس کی، حکم دے کے ان کو
آگے بڑھنے و پیچھے ہٹنے کا
اسے کہتے ہیں لڑکھڑانا فوج کا

دوسرا ملک کے مانند فوج کو چلانے کی کوشش کر کے
بوجہ اس میں واقع ہونے والے حالات سے بے خبر ہونے کے
یہ پیدا کرتا ہے بے چینی دماغوں میں سپاہیوں کے

تیسرا افسرانِ فوج کو بے امتیازی سے استعمال کر کے
بوجہ حالات کے مناسب فوجی اصول سے بے خبر ہونے کے
یہ ڈگمگا دیتا ہے حوصلے سپاہیوں کے

و جب فوج بے چینی و بے اعتمادی میں ہوتی ہے
تو دوسرے جاگیردار سرداروں کے جانب سے مصیبت لازم ہوتی ہے
و اس سے فوج میں منمانی بھی آتی ہے
و فتح دور ہوتی جاتی ہے

تو کہ سکتے ہیں ہم کہ مبنیات فتح پانچ ہیں

پہلا وہ فتح یاب ہوگا جو جانتا ہے کہ کب لڑنا ہے و کب نہیں لڑنا ہے

دوسرا وہ فتح یاب ہوگا جو جانتا ہے کہ اعلی و ادنی فوج کو کیسے قابو میں رکھنا ہے

تیسرا وہ فتح یاب ہوگا جس کی فوج کے تمام درجوں میں ایک ہی جذبہ ہوگا

چوتھا وہ فتح یاب ہوگا جو تیار بیٹھا دشمن کی غفلت کا انتظار کرتا ہوگا

پانچواں وہ فتح یاب ہوگا جس کو فوجی صلاحیت حاصل ہوگی و حاکم کا دخل نہ ہوگا

لہذا کہا گیا ہے کہ اگر تو واقف ہوگا خود سے و دشمن سے

تو سو جنگوں کے نتیجے سے نہ گھبرائے گا

و اگر تو واقف ہوگا خود سے نہ کہ دشمن سے

تو ہر فتح کے ساتھ ایک شکست پائے گا

و اگر تو واقف نہ ہوگا خود سے و نہ دشمن سے

تو ہر جنگ میں شکست کھائے گا

تشکیل فوج

سون تسو نے کہا:

قدماء میں سے ماہر لڑاکے خود کو پہلے امکان شکست سے باہر کرتے تھے

دشمن کو ہرانے کے موقع کا پھر انتظار کرتے تھے

خود کو شکست سے بچانا ہمارے ہاتھ میں ہوتا ہے

جب کہ دشمن کو ہرانے کا موقع وہ خود دیتا ہے

لہذا ماہر لڑاکا خود کو شکست سے محفوظ رکھتا ہے

لیکن دشمن کی شکست کا یقین وہ نہیں رکھتا ہے

لہذا کہا گیا ہے کہ ایک آدمی جان سکتا ہے کہ کیسے حاصل کرے فتح

جب کہ وہ قابل نہ ہو کہ حاصل کرے فتح

شکست سے بچنے کے لیے دفاعی شکلیں لازم ہوتی ہیں

دشمن کو شکست دے نے کے لیے جارحانہ شکلیں لازم ہوتی ہیں

دفاعی شکلیں اختیار کرنا طاقت کی قلت پہ دلالت کرتا ہے

جب کہ حملہ آور ہونا طاقت کی کثرت پہ دلالت کرتا ہے

سپہ سالار جو دفاع میں ماہر ہوتا ہے

نوں زمینوں کے نیچے پوشیدہ ہوتا ہے

و وہ جو ماہر حملہ آور ہوتا ہے

بلند آسماں میں کڑک رہا ہوتا ہے

تو ایک جانب ہمارے پاس اپنی حفاظت کی صلاحیت ہوتی ہے

و دوسرے جانب ایسی فتح جو کامل ہوتی ہے

فتح کو خالص تب دیکھنا جب وہ عام ریوڑ کے فہم میں داخل ہو

عقل کی اعلی بلندی نہیں ہے

اگر تو ہر جنگ لڑے و فتح یاب ہو و پورا ملک کہے کہ تو بڑا مبارک ہو

یہ بھی عقل کی اعلی بلندی نہیں ہے

خرگوش کا بال اٹھانا بڑی طاقت کی دلیل نہیں ہے

شمس و قمر کو دیکھنا تیز نظر کی دلیل نہیں ہے

بجلی کی کڑک سننا تیز کانوں کی دلیل نہیں ہے

قدماء نے جسے ہوشیار لڑاکا کہا ہے

وہ ہے جو نہ صرف فتح حاصل کرتا ہے

بلکہ با آسانی اس میں سبقت کرتا ہے

اس کی فتوحات اس کی حکمت کے بدلے نہ تو اس کی عزت بڑھاتی ہیں

و نہ ہی اسے اس کی شجاعت کا بدلا دلاتی ہیں

وہ بسبب خطا نہ کرنے کے فتح یاب ہوتا ہے
خطا نہ کرنا اس کی فتح کو یقینی بناتا ہے
کیونکہ اس کا مطلب ایسے دشمن سے لڑنا ہوتا ہے
جو پہلے ہی شکست کھا چکا ہوتا ہے

لہذا ماہر جنگجو خود کو ایسی حالت میں رکھتا ہے جو امکانِ شکست سے مانع ہو
و دشمن کو شکست دینے کا موقع وہ نہیں گنواتا ہے
لہذا مدبّر ماہر تبھی جنگ کرتا ہے جب وہ فتح حاصل کر چکا ہو
و شکست جس کا مقدر ہوتی ہے وہ پہلے لڑتا ہے پھر تدبیر کرتا ہے

لہذا امیر بارع اخلاق درست رکھتا ہے
و طریق و تہذیب کی وہ سخت پابندی کرتا ہے
تو کامیابی وہ اپنے ہاتھوں میں رکھتا ہے

فوجی طریقوں میں پہلا پیمائش و دوسرا مقدار کا اندازہ ہے
تیسرا حساب و چوتھا امکانات کا توازن ہے
پانچواں فتح ہے و ہر بعد والا اپنے پہلے والے پہ مبنی ہے

پیمائش زمیں پہ مبنی ہے
اندازۂ مقدار پیمائش پہ مبنی ہے
حساب اندازۂ مقدار پہ مبنی ہے
توازنِ امکانات حساب پہ مبنی ہے
فتح توازنِ امکانات پہ مبنی ہے

فوجِ غالب فوجِ مغلوب کے مقابل میں
وہ ہزار گرام ہے جو رکھا ہے ایک گرام کے مقابل میں

ایسا ہے فوج غالب کا دوڑنا
جیسا کہ چھے ہزار قدم نیچے دبے پانی کا پھوٹنا
ایسا ہے فوج غالب کا دشمن کو رودنا
جیسا کہ چھے ہزار قدم نیچے دبے پانی کا زمین کو پھاڑنا

طاقت

سون تسو نے کہا:

فوج کو چند لوگوں کے مثل سنبھالنا ہے

بس مناسب حصوں میں اس کو تقسیم کرنا ہے

بڑی فوج کو لے کے چھوٹی فوج کے مثل لڑنا ہے

بس علامات و اشارات کو درست طور پہ قائم رکھنا ہے

یہ بات کہ فوج تیری دشمن کے حملہ کی چوٹ جھیل سکے

مؤکد ہوتی ہے جلی و خفی چالوں کے چلنے سے

اس بات کو مؤکد کرنا کہ فوج تیری انڈے سے ٹکرانے والے بھٹّے کی طرح اثر کرے

حاصل ہوتا ہے یہ ضعیف و قوی نقطوں کے جاننے سے

جلی طریقہ سے لڑائی میں شرکت کی جا سکتی ہے

لیکن فتح کو مؤکد کرنے کے لیے خفی طریقہ کی حاجت ہوتی ہے

خفی چالیں جب کہ ڈھنگ سے چلی جائیں

تو غیر فانی ہیں آسماں و زمیں کے مثل

و غیر متناہی ہیں نہر و ندی کے مثل

وہ جاتی ہیں پھر سے آنے کے لیے شمس و قمر کے مثل

وہ گزرتی ہیں پھر سے لوٹنے کے لیے چار موسموں کے مثل

اصل دھن موسیقیٰ کی صرف پانچ ہیں

پھر ان کی ترکیب سے مزید ایسی دھنیں بنتی ہیں جنہیں کبھی سنا نہیں گیا

اصل رنگ صرف پانچ ہیں

پھر ان کی ترکیب سے مزید ایسے رنگ بنتے ہیں جنہیں کبھی دیکھا نہیں گیا

اصل زائقے صرف پانچ ہیں

پھر ان کی ترکیب سے مزید ایسے زائقے بنتے ہیں جنہیں کبھی چکھا نہیں گیا

جنگ میں جلی و خفی دو قسموں سے زیادہ چالیں نہیں ہوتی ہیں

پھر ترکیب سے ان کی غیر متناہی چالیں پیدا ہوتی ہیں

جلی و خفی یک بعدِ دیگر آتی ہیں جو دائرہ میں گھومنے جیسا ہے

کہ تو کبھی انتہا کو نہیں پاتا ہے

تو ممکن ترکیبات کو ان کی کون ختم کر سکتا ہے

فوج کا حملہ زوردار بہاو کے جیسا ہوتا ہے

جو اپنے راستہ میں آنے والے پتھر کو بھی ڈھکیل دیتا ہے

صحیح فیصلہ صحیح وقت پہ باز کے جھپٹّا مارنے جیسا ہے

جو اسے شکار پہ حملہ کرنے و اسے ختم کرنے پہ قادر بناتا ہے

تو ماہر لڑاکا خوفناک ہوتا ہے اپنے حملہ میں

و تیز ہوتا ہے اپنے فیصلہ میں

کمان کو موڑنا طاقت ہے

تیر کو چھوڑنا فیصلہ ہے

جنگ کے ہنگامے میں بد نظامی ظاہر کی جا سکتی ہے
جب کہ وہ حقیقت میں نہ ہو
و انتشار میں اس کے تیری صفیں بے سر و پیر کے ہو سکتی ہیں
جب کہ حقیقت میں وہ شکست سے محفوظ ہوں

بناوٹی بد نظامی دلالت کرتی ہے کامل تہذیب پہ
بناوٹی خوف دلالت کرتا ہے بڑی ہمت پہ
بناوٹی ضعف دلالت کرتا ہے بڑی قوت پہ

درست نظام کو بد نظامی کی چادر میں چھپانا
متعلق ہے فوج کے قَسِیموں سے
ہمت کو بزدلی کے دکھاوے میں چھپانا
خفی طاقت کے زخیرے کا گمان ہوتا ہے اس سے
قوت کو ضعف میں چھپانا
ممکن ہے یہ مناسب چالوں سے

جو دشمن کو حرکت میں رکھنے پہ قادر ہوتا ہے
وہ خود کو جھوٹی ہئیت میں ظاہر کرتا ہے
جس پہ دشمن حرکت کرتا ہے
وہ کوئی چیز ایسی ترک کرتا ہے
جو دشمن لنیا چاہتا ہے

چارا لگا کے اس کو چلنے پہ قائم رکھتا ہے
پھر چننده لوگوں کے ساتھ اس کا انتظار کرتا ہے

ہوشیار لڑاکا اجتماعی طاقت کے اثر کو دیکھتا ہے
و افراد سے بہت زیادہ جُہد نہیں چاہتا ہے
تو وہ اختیار کرتا ہے مناسب لوگوں کو
و استعمال کرتا ہے اجتماعی طاقت کو

وہ اجتماعی طاقت کو استعمال کرتا ہے جب
لڑاکے اس کے کٹے تنے و پتھر کے مثل ہوتے ہیں تب
فطرت ہے تنے و پتھر کی ساکن رہنا برابر زمیں پہ
و ایسے ہی ان کی فطرت ہے متحرک ہونا ڈھال پہ

اگر وہ چوکور ہوں تو ٹھہریں گے
و اگر گول ہوں تو لڑھکیں گے

تو طاقت جو پیدا ہوتی ہے ماہر لڑاکوں سے
اس پتھر کے مثل ہے جو لڑھکا ہزار قدم اونچے پہاڑ سے
یہ بیان تھا طاقت کے تعلق سے

ضعیف و قوی مقامات

سون تسو نے کہا:

جو میدان جنگ میں پہلے پہنچے گا

پھر دشمن کے انتظار میں بیٹھے گا

وہ لڑائی سے پہلے تر و تازہ ہوگا

جو بعد میں پہنچے گا

وہ جلدی میں آئے گا

تو لڑائی سے پہلے تھکا ہوگا

لہذا ہوشیار لڑاکا اپنی مرضی چلاتا ہے دشمن پہ

و اس کو موقع نہیں دیتا مرضی چلانے کا خود پہ

اپنے قریب بلا کے اس کو مفاد دکھا کے

قریب آنے سے روک کے اس کو نقصان پہنچا کے

جب وہ آرام کر رہا ہو تو اسے پریشان کر کے

جب وہ خوراک فراہم ہو تو فاقہ کرا کے

جب باطمینان ڈیرا ڈالے ہو تو منتقل ہونے پہ مجبور کر کے

اس مقام پہ ظاہر ہو دشمن جس کی حفاظت چاہے

اس مقام پہ جلدی پہنچو جہاں تمہارا گمان نہ کیا جائے

ایک لشکر بے تکلیف لمبا سفر کر سکتا ہے

جب ایسے شہر سے گزرے جہاں دشمن نہ ہو

تو اپنے حملہ کی کامیابی کا یقین رکھ سکتا ہے

جب ایسے مقام پہ حملہ کرے جو محفوظ نہ ہو

و اپنے دفاع کی کامیابی کا یقین رکھ سکتا ہے

جب ایسے مقام پہ ہو جہاں حملہ کرنا ممکن نہ ہو

لہذا سپہ سالار جو حملہ میں ماہر ہوتا ہے

کس کی حفاظت کرنا ہے اس کا دشمن نہیں جانتا ہے

و جو سپہ سالار حفاظت میں ماہر ہوتا ہے

کہاں حملہ کرنا ہے اس کا دشمن نہیں جانتا ہے

تجھ ہی سے ہم نے جانا ان دیکھا ہونا

و تجھ ہی سے جانا ان سنا ہونا

اے لطافت و راز داری کے خدائی فن

تو ہم اپنے ہاتھ میں لے سکتے ہیں تقدیر دشمن

تو بنا رکاوٹ آگے بڑھ سکتا ہے

اگر دشمن کے ضعیف مقام کو نشانہ بنایا

و بحفاظت لَوٹ سکتا ہے

اگر اپنی رفتار دشمن سے تیز رکھا

اگر ہم لڑنا چاہیں تو دشمن لڑنے پہ مجبور ہوگا
گر چہ وہ بلند دوار و گہری کھائی کے پیچھے ہو
ہمیں بس کسی ایسی جگہ حملہ کرنا ہوگا
جسے بچانے پہ وہ مجبور ہو

اگر ہم لڑنا نہ چاہیں تو دشمن لڑ نہ سکے گا
گر چہ وہ ہمارے ڈیرے کے مقام سے واقف ہو
ہمیں بس کوئی ایسی چیز اس کے راستہ میں ڈالنا ہوگا
جو تعجب و تشویش میں ڈالنے والی ہو

خود کو مخفی رکھتے ہوئے دشمن کی اشکال کو معلوم کر کے
ہم اپنی قوات کو مرکوز رکھ سکتے ہیں دشمن کو باٹ کے

دشمن تب ٹکڑوں میں بٹا ہوگا
جب کہ ہم ایک جسم کے مانند متحد ہوں گے
تو اجزاء کے مقابلے میں کُل کھڑا ہوگا
یعنی دشمن کے مقابلے میں ہم بہت ہوں گے
اگر ہم لایق ہوئے تو بڑی فوج سے چھوٹی فوج پہ حملہ کریں گے
و دشمن تب بری حالت میں ہوگا

جس مقام پہ لڑنے کا ہم نے ارادہ کیا اس کو ظاہر نہ کیا جائے گا
تو متعدد مقامات پہ امکانِ حملہ کی وجہ سے دشمن ہر جگہ تیار رہے گا
و تب اس کی فوج مختلف جہتوں میں بٹ جائے گی
تو وہ مقدار جس سے ہمیں لڑنا ہے تھوڑی رہ جائے گی

اگر وہ مقدم کو قوی کرے گا تو اس کا مؤخر ضعیف ہو جائے گا

اگر وہ مؤخر کو قوی کرے گا تو اس کا مقدم ضعیف ہو جائے گا

اگر وہ بائیں کو قوی کرے گا تو اس کا داہنا ضعیف ہو جائے گا

اگر وہ داہنے کو قوی کرے گا تو اس کا بایاں ضعیف ہو جائے گا

اگر وہ ہر جگہ امداد بھیجے گا تو وہ ہر جگہ ضعیف ہو جائے گا

ضعف عددی ممکن حملوں سے حفاظت کی تیاری کرنے میں ہے

قوت عددی دشمن کو اسی تیاری کے لیے مجبور کرنے میں ہے

اگر ہم آنے والی جنگ کا زمان و مکان جانتے ہیں

تو لڑنے کے لیے بہت دور سے تدبیر کر سکتے ہیں

لیکن اگر زمان و مکان مجہول ہوگا

تو داہنا بازو بائیں کی مدد نہ کر سکے گا

بایاں داہنے کی مدد نہ کر سکے گا

مقدم مؤخر کی مدد نہ کر سکے گا

و مؤخر مقدم کی مدد نہ کر سکے گا

پھر کیا اگر فوج کا ٹکڑا جو سب سے دور ہے پچاس ہزار میٹر کی دوری پہ ہو

و جو سب سے قریب ہے وہ بھی ہزار دو ہزار میٹر کی دوری پہ ہو

یُئے کے سپاہی ہم سے زیادہ ہیں میرا اندازہ ہے

جو انہیں فتح میں نفع نہ دینے والا ہے

تو میرا کہنا ہے کہ فتح یاب ہوا جا سکتا ہے

گر چہ دشمن قوی ہے تعداد میں اسے لڑنے سے روکنے کے لیے
چال چل اس کی تدابیر کے انکشاف کے لیے
و اس کی فتح کے امکان کو جاننے کے لیے

بھڑکا کے اس کو، اس کی حرکات و سکنات کے اصول معلوم کر
ظاہر ہونے پہ مجبور کر کے اس کو، اس کا نقص معلوم کر

اپنی و دشمن کی فوج میں تقابل کر غور سے
تاکہ تو جان سکے کہ طاقت کہاں زیادہ و کہاں کم پورے طور سے

اگر تو اپنے تصرفات مخفی رکھے گا
تو ہمیشہ محفوظ رہے گا
خفی ترین جاسوسوں کی کوششوں سے
و چالاک ترین دماغوں کی چالوں سے

دشمن ہی کی چالوں سے فتح کیسے حاصل کی جاتی ہے
یہ چیز ہے جو ہر شخص کو سمجھ میں نہیں آتی ہے

ہر شخص وہ چالیں دیکھ سکتا ہے جس سے میں نے فتح پائی
لیکن جو کوئی نہیں دیکھ سکتا وہ تدبیر ہے جس سے فتح آئی

جن سے فتح حاصل ہو چکی ہے وہ چالیں نہ دوہرا
بلکہ حالات کی غیر محصور انواع کے مطابق اپنا راستہ بنا

فوجی چال پانی کے مانند ہے
و اوپر سے نیچے بہنا پانی کی طبیعت ہے
تو قوی سے گریز کر ضعیف پہ حملہ کرنا فوجی طریق ہے

پانی اپنا راستہ بناتا ہے زمیں کی طبیعت کے اعتبار سے جس پہ وہ بہتا ہے
سپاہی اپنی فتح حاصل کرتا ہے دشمن کی نسبت سے جس سے وہ لڑتا ہے

تو جیسے پانی کی کوئی مستقل صورت نہیں ہوتی
ویسے ہی جنگ کی کوئی مستقل حالت نہیں ہوتی

وہ جو دشمن کے اعتبار سے اپنی چالوں میں ترمیم کرے
و پھر کامیاب ہو جائے
تو چاہیے کہ اسے خدائی امیر کہا جائے

پانچوں عناصر ہمیشہ برابر نہیں ہوتے ہیں
چاروں موسم یک بعد دیگر آتے ہیں
دنوں میں سے بعض لمبے و بعض چھوٹے ہوتے ہیں
چاند کے بڑھنے و گھٹنے کے اپنے زمانے ہوتے ہیں

چالبازی

سون تسو نے کہا:

سپہ سالا جنگ میں حاکم سے حکم لیتا ہے

فوج جمع کرنے و قوات مرکوز کرنے کے لیے مختلف اجزاء کو ہم آہنگ کرتا ہے

و یہ سب خیمہ لگانے سے قبل کرتا ہے

اس کے بعد چال آتی ہے

جس سے مشکل کچھ نہیں ہے

اس کی مشکل منحرف کو سیدھا کرنا ہے

و بد قسمتی کو مفاد سے بدلنا ہے

لہذا دشمن کو راستے سے بہکانے کے بعد لمبا و گھماو دار راستہ اختیار کرنا

با وجود اس کے بعد شروع کرنے کے مقصد کو اس سے پہلے حاصل کرنا

کہتے ہیں اس کو بہکانے کا حیلہ کرنا

فوج کو لے کر چلنا پُر مفاد ہے

جب کہ غیر منظّم بھیڑ کو استعمال کرنا بہت خطرناک ہے

کسی مفاد کے لیے پورے طور پہ لیس فوج استمعال کرنا

ممکن ہے اس سے تاخیر ہونا

تو حصول مقصد کے لیے ایک ٹکڑی کو الگ کرنا

شامل ہے جس میں اس کے توشہ کو ترک کرنا

لہذا اگر تو اپنے مردوں کو بنا روکے دن و رات سفر کرائے گا
کسی منفعت کے لیے پچاس ہزار میٹر کا سفر کرائے گا
تو تینوں بازوؤں کے امیر دشمن کے ہاتھ لگ جائیں گے
قوی مرد آگے بڑھ جائیں گے
تھکے ہوئے پیچھے رہ جائیں گے
لہذا خالص ایک دسویں فوج تیری منزل کو پہنچے گی
و اگر دشمن پہ سبقت کے لیے پچّیس ہزار میٹر کا سفر کرائے گا
تو پہلے بازو کا امیر گواں بیٹھے گا
و آدھی فوج ہی تیری منزل کو پہنچے گی
و اگر پندرہ ہزار میٹر کا سفر کرائے گا
تو دو تہائی فوج ہی تیری منزل کو پہنچے گی

تو کہ سکتے ہیں ہم کہ فوج توشہ گاڑی کے بنا ہارے گی
و توشہ کے بنا ہارے گی
و توشہ کے گوداموں کے بنا ہارے گی

ہم اتحاد نہیں کر سکتے ہیں تب تک
واقف نہ ہوں حلیفوں کے ارادات و احوال سے جب تک

ہم فوج کی امارت کے لایق نہیں ہیں تب تک
مانوس نہ ہوں ملک کی سر زمیں سے جب تک
اس کے پہاڑوں و جنگلوں سے
ٹیلوں سے و کھائیوں سے
نشیبی زمینوں و دلدلوں سے

ہم طبیعی مفاد نہیں اٹھا سکتے ہیں تب تک
مقامی رہبر کو استعمال نہ کریں جب تک

تشویش میں رکھ دشمن کو
و پائے گا تو بڑی کامیابی کو

اپنی قوات کو جمع کرنا ہو یا تقسیم کرنا
لازم ہے اِس کو حالات کے مناسب رکھنا

اپنی تیزی ہوا کے مانند رکھنا
و کثافت اپنی جنگل کے مانند رکھنا

چھاپے مارنے و لوٹنے میں آگ کے مانند رہنا
و پہاڑ کے مانند ثابت قدم رہنا

اپنے ارادوں کو رات کے مانند اندھیرے میں رکھنا
و جب حرکت کرنا تو بجلی کے مانند گرنا

جب شہر کے اعتراف کو لوٹنا
تو مالِ غنیمت کو اپنے لوگوں میں بانٹنا
جب کسی شہر پہ قبضہ کرنا
تو فوجی مفاد کے لیے اسے حصوں میں تقسیم کرنا
و کَیسی بھی حرکت کرنے سے قبل خوب تأمل کرنا

وہ فتح یاب ہوا جس نے حیلہ سیکھا بہکانے کا

یہ تھا فن چال چلنے کا

فوجی نظام کی کتاب بتاتی ہے

کہ میدانِ جنگ میں بولے ہوئے لفظ کی بڑی قیمت نہیں ہوتی

لہذا ڈھول و طبلہ کی حاجت ہوتی ہے

و عام چیز با آسانی نظر نہیں آتی

لہذا علامات و علم کی حاجت ہوتی ہے

ڈھول و طبلے، و علامات و علم وہ ذرائع ہیں

جن سے فوج کے آنکھ و کان ایک جہت میں مرکوز ہوتے ہیں

تو پوری فوج ایک جسم کے مانند ہو جاتی ہے

تو نا ممکن ہو جاتا ہے

شجاع کے لیے تنہاں آگے بڑھنا

و بزدل کے لیے تہناں پیچھے ہٹنا

اسے کہتے ہیں لوگوں کی بڑی تعداد کو سنبھالنا

تو رات کی لڑائی میں آگ و طبلے سے اشارہ کرنا

و دن میں آنکھ و کان متوجہ کرنے کے لیے علامات و علم استعمال کرنا

فوج کا جذبہ مفقود ہو سکتا ہے

و سپہ سالار کا ذہنی حضور مفقود ہو سکتا ہے

ایک فوجی کا جذبہ صبح میں بلند ہوتا ہے
دو پہر میں اس کا زوال ہونے لگتا ہے
و رات میں اس کا ذماغ فقط ڈیرے میں واپسی چاہتا ہے

جب کسی فوج کا جذبہ بلند ہو تو ہوشیار سپہ سالار اس سے گریز کرتا ہے
و جب وہ سست ہو و واپسی کی طرف مائل ہو تو حملہ کرتا ہے
اس کو مزاج کے مطالعہ کا فن کہا جاتا ہے

پر سکون ہو کے دشمن میں بد نظامی کے ظہور کا انتظار کرنا
مناسب ہے اسے خود پہ قابو رکھنے کا فن کہنا

منزل کے قریب ہونا جب کہ دشمن اس سے دور ہو
پر سکون انتظار کرنا جب کہ وہ جد و جہد میں مبتلا ہو
غذا فراہم ہونا جب کہ وہ فاقہ کر رہا ہو
طاقت کی زراعت کا فن کہا گیا ہے اس کو

جس فوج کی علامات منظّم ہوں اس کے تعرّض سے گریز کرنا
جو فوج پُر اطمنان و پر حوصلہ ہو اس پہ حملہ سے گریز کرنا
معلوم ہوتا ہے اس سے مطالعۂ حالات کے فن کا علم ہونا

یہ فوجی اصل ہے کہ دشمن کے خلاف اوپر نہ چڑھنا
و جب وہ نیچے اترے تو اس سے نہ بھڑنا

جو دشمن بھاگنے کا دکھاوا کرے اس کا پیچھا نہ کرنا
و جن فوجیوں کا مزاج مستقل ہو ان پہ حملہ نہ کرنا

دشمن نے جو چارا لگایا ہو اسے نہ کھانا

جو فوج گھر لَوٹ رہی ہو اس سے نہ لڑنا

جب کسی فوج کو کھیرنا تو ایک راستہ چھوڑ دینا

مایوس دشمن کو بہت زیادہ نہ دبانا

اسے کہتے ہیں جنگی کاروائی کا فن یاد رکھنا

نوں انواع

سون تسو نے کہا:

جنگ میں سپہ سالا حاکم سے حکم لیتا ہے

فوج کو اپنی جمع کرتا ہے و قوات اپنی مرکوز کرتا ہے

جب مشکل مقام میں ہو تو ڈیرا نہ ڈالو

جہاں شاہ راہیں ملیں حلیفوں کے ساتھ رہو

خطروں والے الگ تھلگ مقام میں نہ ٹھہرو

تنگ مقام میں حیلوں کی طرف رجوع کرو

مایوسی کی حالت میں جنگ ضرور کرو

کچھ راستے ایسے ہیں جن پہ چلا نہیں جاتا

کچھ فوجیں ایسی ہیں جن پہ حملہ نہیں کیا جاتا

کچھ شہر ایسے ہیں جنہیں گھیرا نہیں جاتا

کچھ مقام ایسے ہیں جن کے لیے مقابلہ نہیں کیا جاتا

کچھ حکم حاکم کے ایسے ہیں جنہیں مانا نہیں جاتا

سپہ سالار جو کامل طور پہ نوں انواع سے ہونے والے مفاد سے واقف ہو

جانتا ہے کہ کیسے سنبھالنا ہے اپنے لشکر کو

سپہ سالار جو اسے نہ سمجھتا ہو

خواہ وہ ملک کی حالت سے خوب واقف ہو

عمل میں نہ لا سکے گا اپنے علم کو

لہذا طالبِ جنگ جو ماہر نہ ہو چالوں کی انواع کے فن میں
وہ پانچ مفادات کو جاننے کے با وجود بھی ناکام ہوگا اپنے لوگوں کے افضل استعمال میں

لہذا دانشمند امیر جب تدبیر کرتا ہے
تو مفاد و نقصان دونوں کا اعتبار کرتا ہے

اگر ہم اس طور پہ نفع کی توقّع کرتے ہیں
تو اپنی تدابیر کے اہم اجزا کو حاصل کر سکتے ہیں

اگر ہم مشکلوں میں ہمیشہ نفع اٹھانے کو تیار رہتے ہیں
تو مصیبتوں میں خود کو ان سے نکالنے پہ قادر ہوتے ہیں

دشمن سرداران کی تعداد گھٹا انہیں نقصان پہنچا کے
پریشان کر کے انہیں و مسلسل مشغول رکھ کے
کسی دوسرے مقام پہ لے جا کے انہیں جھوٹا نفع دکھا کے

فن حرب سکھاتا ہے کہ ہمیں دشمن کے نا آنے کی امید نہیں رکھنا ہے
بلکہ اس کے مقابلہ کے لیے کامل تیاری رکھنا ہے
و اس کے حملہ نا کرنے کے امکان کی امید نہیں رکھنا ہے
بلکہ اپنا مقام غیر دستیاب رکھنا ہے

پانچ خطرناک خطائیں ہیں جو سپہ سالار کو متأثر کرتی ہیں

پہلی لاپرواہی جو تباہی کا باعث ہوتی ہے

دوسری بزدلی جو مقبوض ہونے کا باعث ہوتی ہے

تیسری جلد بازی جو توہین سے پیدا کی جا سکتی ہے

چوتھی نزاکتِ شرف جو خجلت پیدا کرتی ہے

پانچویں اپنے لوگوں کا زیادہ اہتمام جس سے الجھن پیدا ہوتی ہے

یہ سپہ سالار کے پانچ گناہ ہیں

جو جنگ کے طرز عمل کو خراب کر سکتے ہیں

جب فوج شکست گھاتی ہے و سپہ سالار قتل کیا جاتا ہے

تو سبب اس کا یقیناً ان پانچ خطاؤں میں ڈھونڈا جا سکتا ہے

لہذا انہیں فکر کا موضوع بنانا ہے

فوج کا چلنا

سون تسو نے کہا:
اب ہم بحث کریں گے فوج کے خیمہ لگانے کی
و دشمن کی نشانیوں کا معاینہ کرنے کی

تو پہاڑوں سے جلدی گزر
و وادیوں کے قریب میں ٹھہر

خیمہ ہمیشہ بلند مقام پہ لگا
سورج کے مقابل میں
لڑنے کے لیے اوپر نہ جا
بیان ہے یہ پہاڑ کی جنگ میں

دریا پار کرنے کے بعد جتنا ہو سکے دور جا اس سے
بحث دریا کی شروع ہے یہاں سے

جب دشمن کی فوج دریا پار کرے
تو آدھے راستے میں اس سے نہ لڑ
افضل ہے کہ جب آدھی فوج دریا پار کر لے
تو اس پہ حملہ کر

گر چہ تم دشمن کے آنے سے گھبرائے ہو
پھر بھی دریا پار کرنے سے قبل اس سے نہ ملو

اپنے لڑاکو جہاز دشمنوں سے بلند رکھنا

سورج کے مقابل میں

لڑنے کے لیے بہاو کے خلاف نہ چلنا

بیان ہے یہ دریا کی جنگ میں

نمکین دلدل سے گزرنے میں تیری فکر ہونی چاہیے

کہ جتنی جلدی ممکن ہو اس سے گزر جانا چاہیے

اگر اس میں لڑنے پہ تو مجبور ہو جائے

تو تیرے نزدیک پانی و گھناس ہونے چاہیے

و پیچھے تیرے درختوں کا جھنڈ ہونا چاہیے

اس طور پہ نمکین دلدل میں جنگ کرنی چاہیے

خشک و برابر زمیں پہ ایسا مقام چنو

جو بآسانی حاصل ہو

جس کا پیچھا بلند ہو

تا کہ خطرہ سامنے ہو

و پیچھا محفوظ ہو

یہ برابر زمیں کی جنگ کا بیان ہے سن لو

یہ چار کارآمد انواع ہیں علم عسکری کی

جنہوں نے پِیلے سلطان کو فتح پہ متمکن کیا چار سلطنتوں کی

ہر فوج ترجیح دیتی ہے اونچی زمیں کو نیچی پہ

و دھوپ والے مقام کو اندھیرے پہ

اگر تو اپنی فوج کا فکرمند ہوگا

تو خشک زمیں پہ خیمہ لگائے گا

تو ہر بیماری سے فوج تیری محفوظ رہے گی

یہ چیز ہے جو تجھے فتح دلائے گی

جب پہاڑ یا ساحلِ دریا پہ جا

تو جانب دھوپ میں قبضہ جما

اس طور پہ کہ ڈھال پیچھے کے داہنے جانب ہو

تا کہ ایک جانب تو اپنے سپاہیوں کے مفاد پہ قادر ہو

و دوسرے جانب تجھ کو مفادِ طبیعت حاصل ہو

جب بھاری بارش والے مقام پہ ہو

و دریا جو تجھے پار کرنا ہو

بلند ہو و جھاگ سے بھرا ہو

تو انتظار کرو یہاں تک کہ وہ کم ہو

جتنی جدلی ممکن ہو

کھڑی پہاٹیوں والے مقام سے روانہ ہو

جہاں تیز دھارائیں بہتی ہیں

گہری کھائیاں ہوتی ہیں

و بند راہیں ہوتی ہیں

گھنی جھاڑیاں ہوتی ہیں

و دلدل و دراریں ہوتی ہیں

جب کہ ہم ایسے مقام سے دور رہیں گے
اپنے دشمن کو اس سے قریب کریں گے
جب ہم اس کا مقابلہ کریں گے
تو یہ مقام اس کے پیچھے رکھیں گے

اگر تیرے خیمے کے قریب میں پہاڑیاں ہوں
تالاب ہوں جو آبی گھاس سے گھرے ہوں
خالی حوض ہوں جو آبی پیڑوں سے بھرے ہوں
جنگل ہوں جو پودھوں سے بھرے پڑیں ہوں
تو ممکن ہے کہ وہاں گھات لگائے لوگ بیٹھے ہوں
یا موذی جاسوس چھپے ہوں
تو لازم ہے کہ وہ تلاشے جائیں
و اکھاڑے جائیں

اگر دشمن قریب ہے و ساکن ہے
تو اپنے مقام کی طبیعی قوت کے بھروسے ہے

اگر دور ہے و لڑائی بھڑکانا چاہتا ہے
تو خصم کے آگے بڑھنے سے گھبرا رہا ہے

اگر اس کے خیمہ تک با آسانی پہنچا جا سکتا ہے
تو وہ چارا دیتا ہے

جنگل کے پیڑوں میں حرکت دلالت کرتی ہے کہ دشمن آگے بڑھ رہا ہے
گھنی گھاسوں کے درمیان پردے دلالت کرتے ہیں کہ وہ ہمیں تردد میں ڈالنا چاہتا ہے
اڑتی چڑیوں کا اچانک اوپر جانا دلالت کرتا ہے کہ گھات لگائے دشمن بیٹھا ہے
حیوانات کا چونکنا دلالت کرتا ہے کہ اچانک حملہ ہونے والا ہے

غبار کا خوب بلند ہونا رتھوں کے آنے پہ دلیل ہے
و کم بلند ہونا و عرض میں پھیلا ہونا پیدل سپاہیوں کے آنے پہ دلیل ہے
و مختلف جہتوں میں ہونا ان کے لکڑی جمع کرنے پہ دلیل ہے
و غبار کے بادلوں کا آگے پیچھے ہونا دشمن کے خیمہ لگانے پہ دلیل ہے

نرم جملے و سخت تیاری دشمن کے آگے بڑھنے کی علامت ہے
جب کہ شدید جملے و آگے بھڑنے کا دکھاوا اس کی واپسی کی علامت ہے

جب ہلکے رتھ آگے آ کے دونوں جانب کھڑے ہو جائیں
تو دلیل ہے کہ دشمن لڑنے والا ہے
جب امن کی تجاویز بغیر حلف نامے کے آئیں
تو دلیل ہے کہ وہ مکر کر رہا ہے

جب دوڑ بھاگ بہت ہو و سپاہی درجوں میں بندھ جائیں
تو دلیل ہے کہ نازک لمحہ آ پہنچا ہے
جب بعض آگے بڑھتے و بعض پیچھے ہٹتے دیکھے جائیں
تو دلیل ہے کہ یہ چارا دینا ہے

اگر وہ نیزوں پہ زور دیے کھڑے ہوں
تو دلیل ہے کہ فاقہ سے ان کا برا حال ہے

جو پانی لینے بھیجے گئے ہیں اگر پہلے خود ہی پینے لگ جائیں
تو دلیل ہے کہ فوج پیاس کی شدت سے بد حال ہے

اگر دشمن کے سامنے ایسا مفاد ہو جو وہ حاصل کر سکے
لیکن اس کے حصول کی کوشش نہ کرے
تو دلیل ہے کہ تھکے ہیں سپاہی اس کے

پرندوں کا کہیں جمع ہونا دلیل ہے کہ وہ مقام خالی ہے
رات کا شور شرابہ دلیل ہے کہ لوگ گھبرائے ہیں
ڈیرے میں بد نظامی ہونا دلیل ہے کہ سپہ سالار کا اقتدار ضعیف ہے
عَلم و علامت کا منتقل ہونا دلیل ہے کہ بغاوت پیدا ہو چکی ہے
افسران کا غصہ ہونا دلیل ہے کہ مرد تھکے ہوئے ہیں

جب سپاہی اپنے گھوڑوں کو گیہوں کھلائیں
و خود اپنے مویشیوں کو مار کے کھائیں
و برتنوں کو اپنے آگ پہ نا چڑھائیں
دلیل ہے کہ وہ اپنے خیموں میں لوٹنے والے نہیں ہیں
تو جان لے کہ وہ موت تک لڑنے کو تیار ہیں

سپاہیوں کا چھوٹے چھوٹے گروہ میں کانا پھوسی کرنا و دبی آواز میں کلام کرنا
دکھاتا ہے ان کا درجہ بندی سے مطمئین نا ہونا

بہت زیادہ انعام دینا وسائل کو ختم کر دیتا ہے
و بہت زیادہ سزا دینا پریشان کن حالات بنا دیتا ہے

زور دار شروعات کرنا
پھر دشمن کی تعداد سے خوف زدہ ہونا
دکھاتا ہے یہ ذہانت میں کمی ہونا

اگر ایلچی منہ میں تعریف لے کے آیا ہے
تو دلیل ہے کہ دشمن جنگ بند کرنا چاہتا ہے

اگر دشمن کی فوج لمبے وقت سے غصے میں ہمارے سامنے کھڑی ہے
نہ جنگ چھیڑتی ہے و نہ واپس لوٹتی ہے
تو یہ صورت حال خوب غور و تامل کا تقاضا کرتی ہے

اگر ہماری تعداد دشمن سے کم ہے تو کوئی حرج نہیں ہے
اس کا معنی یہ ہے کہ سیدھا حملہ کرنا نہیں ہے

جو ہم کر سکتے ہیں وہ اپنی کل قوات کو جمع کرنا ہے
و دشمن پہ نظر رکھنا و امداد انتظار کرنا ہے

وہ سپہ سالار جو تامل نہ کرے گا
و دشمن کو ہلکا سمجھے گا
تو لازم ہے کہ اس کی گرفت میں چلا جائے گا

اگر سپاہیوں کو مانوس ہونے سے پہلے سزا دے گا
تو وہ مطیع نہ ہوں گے یعنی کسی کام میں نہ آ سکیں گے
و اگر مانوس ہونے کے بعد سزا نہ دے گا
تو بھی وہ کسی کام میں نہ آ سکیں گے

لہذا اولاً سپاہیوں سے نرم سلوک کرنا
پھر انہیں فولادی تہذیب سے قابو میں رکھنا
یہ ہے فتح کو یقینی بنانا

اگر سپاہیوں کی تربیت میں اوامر برابر نافذ کیے جائیں گے
تو فوج مہذّب ہوگی ورنہ بد تہذیب ہوگی

جب سپہ سالار اپنے مردوں پہ اعتماد کرتا ہے
و اپنے احکام ماننے پہ زور دیتا ہے
تو مفاد با ہمی ہوتا ہے

زمین کا خطہ

سون تسو نے کہا:

ہم چھے حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں خطۂ زمیں کو

ممکن رسائی و مشکل رسائی و مُحتَرَز رسائی

و تنگ گلی و اونچی پہاڑی

و زمینِ بعید کہ سکتے ہیں ان کو

زمیں جہاں دونوں جانب سے رسائی ممکن ہو

ممکن رسائی کہتے ہیں اس کو

ایسی زمیں میں بلند دھوپ والے مقام پہ دشمن سے پہلے قبضہ کرتے ہیں

و اپنے توشہ فراہمی کے راستے کی نگاہبانی کرتے ہیں

تو ہم جنگ میں نفع اٹھانے کے لائق ہوتے ہیں

وہ زمیں جسے چھوڑنا آسان ہو

و اس پہ لوٹنا مشکل ہو

مشکل رسائی کہتے ہیں اس کو

ایسی زمیں سے آگے بڑھ کے

ہم فتح کر سکتے ہیں دشمن کو

اگر وہ تیار نہ ہو

لیکن اگر فتح نہ کر سکے اس کو

بوجہ اس کے تیار رہنے کے

تو واپسی نا ممکن ہوگی

و مصیبت لازم ہوگی

وہ زمیں جس پہ پہلے جانا کسی کے لیے بھی مفید نہ ہو

محتَرَز رسائی کہتے ہیں اس کو

ایسی زمیں میں مشورہ ہے کہ آگے نہ جاو

چاہے دشمن کیسا ہی پر کشش چارا دکھائے

بلکہ واپس لوٹ آو

تا کہ دشمن خود ہی آگے آئے

حصہ اس کی فوج کا آگے نکل آئے جب

حملہ کر سکتا ہے تو اس پہ مفاد کے ساتھ تب

وہ زمیں جو تنگ گلی ہو

اگر تو پہلے حاصل کر لے اس کو

تو اس کا کامل محاصرہ کر

پھر دشمن کی آمد کا انتظار کر

اگر دشمن پہلے قبضہ میں لے لے اس کو
تو اس کے پیچھے نہ پڑ
اگر وہ کامل محاصرہ کرے ہو
و اگر محاصرہ ضعیف ہو تو حملہ کر

وہ زمیں جو اونچی پہاڑیوں والی ہو
اگر تو دشمن سے پہلے پا لے اس کو
تو اونچے دھوپ والے مقام پہ قبضہ کر
پھر دشمن کی آمد کا انتظار کر

و اگر تجھ سے پہلے دشمن قبضہ میں لے لے اس کو
تو اس کے پیچھے نہ جا
بلکہ واپس لوٹ آ
و حیلہ کر وہاں سے ہٹانے کا اس کو

اگر تو ایسی زمیں پہ ہے جو دشمن سے دور ہے
و دونوں فوجوں کی قوت برابر ہے
تو جنگ بھڑکانا آسان نہیں ہے
و لڑنا تیرے لیے مفید نہیں ہے

یہ چھے قواعد ہیں
جو متعلق ہیں زمیں سے
وہ سپہ سالار جو اہم عہدوں پہ فائز ہیں
ان کو ان کا مطالعہ کرنا ہے دھیان سے

و فوجیں چھے مصیبتوں کا سامنا کرتی ہیں
جو طبیعی وجہوں سے نہیں ہوتی ہیں
بلکہ سپہ سالار کی غلطیوں سے ہوتی ہیں
و وہ بھاگنا و نافرمانی و سستی و بربادی و بد نظامی و بد حواسی ہیں

جب دو فوجوں میں ہر چیز برابر ہوگی
لیکن ایک دوسری سے دس گنا زیادہ ہوگی
تو نتیجہ ہوگا کہ دوسری بھاگ جائے گی

اگر عام سپاہی بہت قوی ہوں گے
و افسران بہت ضعیف ہوں گے
تو نتیجہ اس کا نافرمانی ہوگا

اگر افسران بہت قوی ہوں گے
و عام سپاہی بہت ضعیف ہوں گے
تو نتیجہ اس کا سستی ہوگا

اگر اعلی افسران ناراض و نافرمان ہوں گے
و دشمن سے ملنے پہ بسبب ناراضگی کے جنگ اس کے حوالہ کر دیں گے
تو قبل امیر اعلی کے سمجھنے کے کہ وہ جنگ کر سکے گا یا نہیں کر سکے گا
نتیجہ اس کا بربادی ہوگا

جب سپہ سالار ضعیف و بلا قدرت ہوگا
و اس کے اوامر واضح و ممتاز نہ ہوں گے
جب آفسران کے لیے کوئی مستقل فریضہ نہ ہوگا
و درجات ان کے بے ہودہ طور پہ مقرر ہوں گے
تو نتیجہ اس کا بد نظامی ہوگا

جب سپہ سالار دشمن کی قوت کا اندازہ نہیں کر پاتا ہے
و چھوٹی فوج کو بڑی سے لڑا دیتا ہے
یا ضعیف ٹکڑی کو قوی کے مقابلہ میں اتار دیتا ہے
یا اگلی صف میں چننده سپاہیوں کو مقرر نہیں کرتا ہے
تو فوج بد حواس ہو جاتی ہے نتیجہ اس کا ایسا ہوتا ہے

یہ چھے طریقے ہیں
جو متعلق ہیں شکست سے
وہ سپہ سالار جو اہم عہدے پہ فائز ہیں
ان کو ان کا مطالعہ کرنا چاہیے دھیان سے

ملک کی صورت طبیعی سپاہی کا افضل مُعِین ہے
و ماہر سپہ سالار کے لیے آزمایش ہے
دشمن کی طاقت کا اندازہ لگانا
و فتح کے اسباب کا اندازہ لگانا
و مشکلات و خطرات و دوری کا اندازہ لگانا

جو ان امور سے واقف ہوگا و ان پہ عمل کرے گا

وہ فتح یاب ہوگا

جو ان سے واقف نہ ہوگا یا ان پہ عمل نہ کرے گا

وہ شکست کھائے گا

اگر فتح یقینی ہو تو ضرور لڑو گرچہ حاکم ڈرائے

اگر فتح ممکن نہ ہو تو نہ لڑو گرچہ حاکم بازی لگائے

سپہ سالار جو شہرت کی خواہش کیے بنا آگے بڑھتا ہے

و ذلت کی فکر کیے بنا پیچھے ہٹتا ہے

جس کا مقصد خالص اس کی قوم کی حفاظت ہوتا ہے

و اس کے لوگوں کی خدمتِ خیر ہوتا ہے

وہ مملکت کا جوہر ہوتا ہے

اپنے سپاہیوں کو اپنے فرزندوں کی طرح رکھ و گہری گھاٹیوں میں تیرے پیچھے جائیں گے

اپنے فرزندوں کی طرح ان کا خیال رکھ و وہ موت تک تیرے ساتھ کھڑے رہیں گے

اگر تو خوش مزاج ہوگا لیکن اپنا اقتدار ظاہر کرنے پہ قادر نہ ہوگا

نرم دل ہوگا لیکن اپنے اوامر نافذ کرنے پہ قادر نہ ہوگا

و بد نظامی کو ختم کرنے پہ قادر نہ ہوگا

تو تیرے سپاہی بگڑے بچوں کے مانند ہو جائیں گے

جو کسی عمل کے لیے بھی کار آمد نہ رہ جائیں گے

اگر ہم اس سے واقف ہیں کہ ہمارے لوگ حملہ کرنے کی حالت میں ہیں

لیکن نا واقف ہیں اس سے کہ دشمن حملہ کیے جانے کی حالت میں ہے یا نہیں

تو ہم نے ابھی فتح کے جانب آدھا راستہ تہ کیا ہے

اگر ہم اس سے واقف ہیں کہ دشمن حملہ کیے جانے کی حالت میں ہے

لیکن نا واقف ہیں اس سے کہ ہمارے لوگ حملہ کرنے کی حالت میں ہیں یا نہیں

تو بھی ہم نے فتح کے جانب آدھا راستہ تہ کیا ہے

اگر ہم اس سے واقف ہیں کہ دشمن حملہ کیے جانے کی حالت میں ہے

و ہمارے لوگ حملہ کرنے کی حالت میں ہیں

لیکن نا واقف ہیں اس سے کہ زمیں کی صورت حال جنگ کے لیے مناسب ہے یا نہیں

تو بھی ہم نے فتح کے جانب آدھا راستہ تہ کیا ہے

تو تجربہ کار سپاہی حرکت میں آنے کے بعد تردد نہیں کرتا

و حملہ آور ہونے کے بعد شکست نہیں کھاتا

لہذا کہا گیا ہے کہ اگر تو واقف ہوگا خود سے و دشمن سے تو بلا شبہ فتح یاب ہوگا

و اگر واقف ہوگا آسماں سے و زمیں سے تو کامل فتح پائے گا

نوں احوال

سون تسو نے کہا:

فن حرب نے ہمیں نوں قسم کے میدان کا تعارف کرایا ہے

جن کا نام انتشار و سہل و متنازع و مطلق متقاطع ہے

و خاطر و مشکل و تنگ و یأس ہے

جب سردار اپنی زمیں پہ لڑتا ہے

تو اس کو میدانِ انتشار کہا جاتا ہے

جب وہ خطۂ دشمن کے اعتراف میں گھستا ہے

تو اس کو میدان سہل کہا جاتا ہے

میدان جس پہ قبضہ کرنا دونوں جانب کے لیے مفید ہو

میدان متنازع کہا جاتا ہے اس کو

میدان جس پہ آنا جانا دونوں کے لیے ممکن ہو

میدان مطلق کہا جاتا ہے اس کو

میدان جو تین ممالکِ متنازعہ کے لیے مہَم ہو

میدان متقاطع کہا جاتا ہے اس کو

پہاڑی جنگل و ناہموار زمیں و دلدل جن سے گزرنا مشکل ہو

میدان مشکل کہتے ہیں اس کو

جب فوج دشمن کے ملک میں کافی اندر گھس جائے
بہت سے قلعہ والے شہروں کو پیچھے چھوڑ جائے
تو چاہیے کہ اس کو میدان خاطر کہا جائے

میدان جہاں تنگ گھاٹیوں سے پہنچا جائے
و جس سے ہم تکلیف دہ راستہ سے ہی نکل پائیں
و تھوڑے لوگ ہماری بڑی فوج کو ختم کرنے پہ قادر ہو جائیں
تو چاہیے کہ اس کو میدان تنگ کہا جائے

میدان جہاں ہم بلا تاخیر لڑ کے ہی محفوظ رہ سکتے ہیں
اس کو میدان یأس کہتے ہیں

میدان انتشار میں جنگ نہ کر
میدان سہل میں قیام نہ کر
میدان متنازع میں حملہ نہ کر
میدان مطلق میں دشمن کا راستہ روکنے کی کوشش نہ کر
میدان متقاطع میں اپنے ساتھیوں سے اتحاد کر
میدان خاطر میں مال غنیمت جمع کر
میدان مشکل میں لگاتار سفر کر
میدان تنگ میں حیلہ سے کام کر
میدان یأس میں جنگ کر

قدماء میں سے جو ماہر سپہ سالار کہے جاتے تھے
دشمن کے مقدم و موخر میں کیسے پھوٹ ڈالنا ہے وہ خوب جانتے تھے
و جانتے تھے کہ کیسے ان کے بڑے و چھوٹے حصوں کو آپسی تعاون سے روکنا ہے
و کیسے ان کے قوی کو ضعیف کی مدد کرنے سے روکنا ہے

جب دشمن کے مرد متحد ہوتے تھے
تو وہ ان میں بد نظامی بنائے رکھتے تھے
جب میفد ہوتا تبھی آگے بڑھتے تھے
ورنہ اپنے مقام پہ ہی بنے رہتے تھے

اگر سوال ہو کہ کیسے مقابلہ کرنا ہے اس دشمن کا
جو منظم صف میں حملہ کے لیے آگے بڑھ رہا ہو
تو میں کہوں گا کہ کسی ایسی چیز پہ قبضہ جما
جو دشمن کو محبوب ہو تا کہ وہ تیری مرضی کا مطیع ہو

سراعت جوہر ہے جنگ کا
فائدہ اٹھا دشمن کی عدمِ تیاری کا
جس کا گمان نہ کیا جائے اس راستہ سے سفر کر
جو محفوظ نہ ہو اس مقام پہ حملہ کر

درج ذیل اصول ہیں حملہ کرنے والے کے لیے
کہ تو ملک کے جتنا اندر داخل ہوگا
تیرے سپاہیوں کی ہم بستگی اتنی زیادہ ہوگی
لہذا دشمن تجھ پہ غالب نہ ہوگا

اپنی فوج کی غذا فراہمی کے لیے
تجھ کو زرخیز شہر پہ حملہ کرنا ہوگا

اپنے مردوں کے احوال کا خیال کر
و ان سے زیادہ وصولی نہ کر

اپنی طاقت کو مرکوز کر
و قوت کو اپنی جمع کر

اپنی فوج کو لگاتار منتقل کرا
و ناقبل تصور منصوبے بنا

اپنے سپاہیوں کو ایسی حالت میں ڈال دے کہ بھاگنا ممکن نہ ہو
تو وہ جنگ کو موت پہ ترجیح دیں گے

اگر موت ان کے سامنے ہو
تو کوئی چیز ایسی نہ ہوگی جو وہ حاصل نہ کر سکیں گے
افسران و مردان سب اپنا پورا زور لگا دیں گے

سپاہی اگر مایوس ہوں گے
تو خوف کا احساس کھو دیں گے

اگر وہ کہیں پناہ نہ پائیں گے
تو باستقلال کھڑے رہیں گے

اگر وہ دشمن کے ملک میں ہوں گے

تو ثابت قدمی ظاہر کریں گے

اگر امداد نہ پائیں گے

تو سخت جنگ کریں گے

لہذا وہ بنا منظّم کیے تیار و خبردار ہوں گے

بنا حکم کے تیری مرضی کو پورا کریں گے

بنا شرط کے وفاداری دیکھائیں گے

بنا حکم کے ثقہ ہوں گے

فال نکانے کو حرام کر

و شیطانی وساوس کو دور کر

پھر موت تک یعنی جب تک وہ نہ آئے

کسی مصیبت سے نہ ڈرا جائے

اگر ہمارے سپاہی مالدار نہیں ہیں

تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے

کہ وہ مال چاہتے نہیں ہیں

اگر وہ لمبی زندگی والے نہیں ہیں

تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے

کہ وہ زندگی چاہتے نہیں ہیں

جس دن انہیں جنگ کا حکم دیا جائے گا

ممکن ہے کہ وہ آنسو بہائیں گے

جو ان کے گالوں سے نیچے بہہ جائے گا

جب وہ اپنے لباس درست کرتے ہوں گے

و جب وہ لیٹے ہوں گے

لیکن ایک مرتبہ جب وہ میدان جنگ میں پہنچ جائیں گے

تو چُھوْ و کُوْئے کی ہمت دکھائیں گے

ماہر چال باز شُئِے چَان کی مانند ہوتا ہے

شُئِے چَان سانپ ہے جو چَھْانْگْ پہاڑوں میں رہتا ہے

جب تو اس کے منہ پہ وار کرے گا تو دم سے جواب پائے گا

جب دم پہ وار کرے گا تو منہ سے جواب پائے گا

جب درمیان میں وار کرے گا تو منہ و دم دوموں سے جواب پائے گا

اگر سوال کیا جائے کہ

کیا کوئی فوج شُئِے چَان کے مانند ہو سکتی ہے

تو میں کہوں گا ہاں کہ

جیسے بایاں ہاتھ داہنے کی مدد کرتا ہے

وُو و یُوئے دشمن ہیں لیکن اگر وہ ایک کشتی میں سفر کریں

و توفان میں پھنس جائیں

تو ایک دوسرے کی مدد کو آئیں

لہذا کافی نہیں ہے اعتماد کرنا کھوڑوں کو باندھنے پہ

و رتھ کے پہیوں کو زمیں میں گاڑنے پہ

یعنی راۂ واپسی کو منقطع کرنے پہ

فوج کو منظم کرنے کا اصل ہے

شجاعت کا ایک ایسا درجہ مقرر کرنا جو ہر شخص کو حاصل ہے

قوی و ضعیف کا افضل استعمال کیسے کیا جاتا ہے

یہ سوال ہے جو زمیں کے مناسب استعمال سے تعلق رکھتا ہے

لہذا ماہر سپہ سالار پیشوائی کرتا ہے فوج کی

ایسے جیسے ہاتھ پکڑ کے پیشوائی کر رہا ہو ایک شخص کی

سپہ سالار کو خاموش رہنا چاہیے

رازداری برقرار رکھنے کے لیے

عادل منصف ہونا چاہیے

نظم برقرار رکھنے کے لیے

افسران و مردان کو مصنوعی اخبار سے دھوکہ میں رکھنے لائق ہونا چاہیے

انہیں انجان رکھنے کے لیے

اپنی ترتیب و ارادہ کو تبدیل کر کے

وہ دشمن کو خود کی کامل اطلاع حاصل کرنے سے روک سکتا ہے

اپنے خیمے کو منتقل کر کے و گھماؤ دار راستہ لے کے

وہ دشمن کو اپنے مقصد کی معرفت سے روک سکتا ہے

نازک لمحہ میں فوج کا امیر اس شخص کے جیسا عمل کرتا ہے
جس نے سیڑھی کو لات مار دیا بعد اس پہ چڑھنے کے
وہ اپنے مردوں کو دشمن کی زمیں میں خوب اندر لے جاتا ہے
قبل اپنا ہاتھ ظاہر کرنے کے

وہ اپنی کشتیاں جلا دیتا ہے و ہانڈیاں توڑ دیتا ہے
بھیڑوں کے چرواہے کے مانند اپنے لوگوں کو یہاں وہاں ہانکتا ہے
تو وہ کہاں جائے گا کوئی نہیں جانتا ہے

اپنے لوگوں کو جمع کرنا و خطرہ میں خوب اندر لے جانا
ہے یہ سپہ سالار کے ضِمّا

زمین کی نوں انواع کے لیے مختلف طرق اختیار کرنا
دفاعی و جارحانہ چالوں کو اس کے مناسب رکھنا
و طبیعتِ انسانی کی کیفیات کو جاننا
یہ چیزیں ہیں جن کا خوب غور سے مطاعلہ کرنا

خطۂ دشمن پہ حملہ کرنے کا عام قاعدہ ہے
کہ گہرا دخول اتحاد پیدا کرتا ہے
جب کہ ہلکہ دخول انتشار پیدا کرتا ہے

حب تو اپنا وطن پیچھے چھوڑتا ہے

و اپنی فوج کو پڑوسی ملک کے پار لے جاتا ہے

تو تو میدانِ نازک میں ہوتا ہے

جب چاروں جانب رابطہ کرنے کا انتظام ہوتا ہے

تو وہ میدان متقاطع ہوتا ہے

جب تو کسی مملکت کے خوب اندر گھس جاتا ہے

تو وہ میدان خاطر ہوتا ہے

و جب اعتراف میں گھستا ہے

تو وہ میدان سہل ہوتا ہے

جب تیرے پیچھے دشمن کا قلعہ ہو

و سامنے تنگ گلی ہو

تو میدانِ تنگ کہو اس کو

جب پناہ کی کوئی جگہ نہ ملے

تو وہ میدان یأس ہے سن لے

لہذا میدان منتشر میں میں اپنے مردوں کو اتحاد مقصد پہ اوبھاروں گا

و میدان سہل میں میں اپنے لشکر میں ہم بستگی کا خیال رکھوں گا

و میدان متنازع میں میں اپنے پیچھے جلدی کروں گا

و میدان مطلق میں میں اپنے دفاعات کی سخت نگاہبانی کروں گا

و میدان متقاطع میں میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہوں گا

و میدان خاطر میں اپنے وسائل کو بقرار رکھنے پہ دھیان دوں گا

و میدان مشکل میں میں اپنے راستے پہ آگے بڑھتا رہوں گا

و میدان تنگ میں میں واپسی کی ہر راہ منقطع کر دوں گا
و میدان یأس میں اپنے مردوں سے ان کی زندگی کی حفاظت نہ کر پانے کا اعلان کروں گا

کیونکہ سپاہی کی فطرت ہے گِھر جانے پہ سخت دفاع کرنا
خود کی حفاظت نہ کر پانے پہ سخت جنگ کرنا
خطرہ میں پڑ جانے پہ سخت اطاعت کرنا

ہم ہمسایہ سرداران سے اتحاد نہیں کر سکتے
جب تک کہ ان کے ارادات و احوال سے واقف نہیں ہوتے
ہم فوج کی امارت نہیں کر سکتے
جب تک کہ ملک کی روئے زمیں و جبال و جنگلات سے واقف نہیں ہوتے
کھائی و چوٹی و دلدل و تالاب سے واقف نہیں ہوتے
ہم مفادِ طبیعی کو اپنے جانب پھیر نہیں سکتے
جب تک مقامی رہبر کا استعمال نہیں کرتے

درج ذیل اصول میں سے ایک کا بھی فقدان
ہے غیر مناسب برائے جنگجو سرداران

جب جنگجو سردار ایک مضبوط ملک پہ حملہ کرتا ہے
تو اپنی چالوں سے قواتِ دشمن کے اجتماع کو روکتا ہے
وہ اپنے آپ سے اس کو مرعوب کرتا ہے
تو اس کے حلیفوں کو اپنے خلاف اتحاد سے روکتا ہے

لہذا وہ ہر ایک سے اتحاد کی کوشش نہیں کرتا ہے
و نا ہی دوسروں کی قوات بڑھاتا ہے
بلکہ اپنی خوفیہ تدابیر سے دشمن کو خوف میں رکھتا ہے
تو اس کے شہروں پہ قبضہ کرنے و اس کی مملکت کو ختم کرنے پہ قادر ہوتا ہے

اصول کا لحاظ کیے بنا انعام دے
طے شدہ امور کا لحاظ کیے بنا حکم دے
و تو کل فوج پہ قابو پا لے گا مثل ایک شخص کے

اپنے سپاہیوں سے عمل کرا
انہیں اپنے ارادے نہ بتا
جب منظر روشن ہو تو انہیں دکھا
و جب حالات خراب ہوں تو کچھ نہ بتا

اپنی فوج کو موت کے مہانے پہ کھڑا کر دے
و وہ زندہ بچ جائے گی
انہیں مایوسی کی حالت میں ڈھکیل دے
و وہ محفوظ ہو جائے گی

کیونکہ جب کوئی فوج خطرے میں ہوتی ہے
تو وہ ضرب فاتح پہ قادر ہوتی ہے

خود کو مقصدِ دشمن کے مطابق تیار کر کے
ہم جنگ میں یقینا کامیابی حاصل کر سکتے ہیں
دشمن کے پیچھے لگے رہ کے
ہم امیرِ اعلی کو قتل کر سکتے ہیں
سن کان لگا کے
اسے ہوشیاری سے حصول مقصد کی صلاحیت کہ سکتے ہیں

جس دن امور اپنے ہاتھ میں لینا
تو سرحدی پھاٹک بند کر دینا
و افسران کی آزادی ختم کر دینا
و تمام سفیروں کے راستے روک دینا

مشورہ گاہ میں سخت رہنا
بغرض حالات پہ قابو رکھنے کے

بسرعت اندر گھسنا
اگر دشمن دروازہ کھلا چھوڑ دے

دشمن کو روکنا
اس کی محبوب چیز کو گرفت میں لے کے
و اس کے آنے کے وقت کا اندازہ کرنا
خوب غور و فکر کر کے

اصول کے مطابق چلنا
خود کو جنگ کے لیے تیار رکھنا
پھر موقع آنے پہ فیصلہ کن جنگ کرنا

پہلے لڑکی کی سی خجلت ظاہر کرنا
یہاں تک کہ دشمن تجھ سے غافل ہو جائے
پھر خرگوش کی سی رفتار سے ڈوڑنا
کہ مقابلہ کرنے کے لیے اسے بہت دیر جائے

آگ سے حملہ

سون تسو نے کہا:

حملۂ آتش کے پانچ طُرُق ہیں

پہلا سپاہیوں کو ان کے خیموں میں جلانا

دوسرا ان کے گودامون کو جلانا

تیسرا ان کی توشہ گاڑیوں کو جلانا

چوتھا ان کے ہتھیاروں و وسائل کو جلانا

پانچواں ان پہ آگ برسانا

حملہ کرنے کے لیے

ہمارے پاس اس کے وسائل ہونے چاہیے

آگ جلانے کے لیے

اس کے مادات ہمیشہ تیار رہنے چاہیے

آگ سے حملہ کرنے کے لیے مخصوص موسم ہوتے ہیں

و آگ بھڑکانے کے لیے مخصوص دن ہوتے ہیں

و وہ مخصوص موسم ہیں جب ماحول خوب سوکھا ہو

و وہ مخصوص دن ہیں جب ہوا خوب تیز ہو

جو آگ سے حملہ کرنا چاہے

وہ پانچ اومر ادا کرنے کو تیار رہے

پہلا جب خیمۂ دشمن میں آگ پھڑک جائے
تو باہر سے ان پہ فورن حملہ کیا جائے

دوسرا جب آگ پھیل جائے لیکن دشمن ساکن رہے
تو خاموشی سے انتظار کرے و حملہ نہ کرے

تیسرا اگر آگ خوب بھڑک رہی ہو
تو چاہیے کہ حملہ کرے اگر ممکن ہو
و اپنے مقام پہ قائم رہے اگر حملہ ممکن نہ ہو

اگر باہر سے آگ کا حملہ کرنا ممکن ہو
تو اندر سے اس کے بھڑکنے کا انتظار نہ کرو
بلکہ مناسب وقت دیکھ کے حملہ کرو

جب آگ سے حملہ کرنا
تو ہوا کے رخ میں کرنا
اس کے خلاف نہ کرنا

جو ہوا دن میں چلتی ہے وہ باقی رہتی ہے
جب کہ رات والی بسرعت زائل ہو جاتی ہے

آگ کے یہ پانچ متعلقات ہر فوج میں ملحوظ رکھے جاتے ہیں
ستاروں کی حرکات ملحوظ رکھی جاتی ہیں
مناسب ایام پہ نگاہیں رکھی جاتی ہیں

لہذا جو حملہ میں آگ استعمال کرتا ہے

وہ ذہانت کی نمائش کرتا ہے

و جو پانی استعمال کرتا ہے

وہ قوت میں اضافہ حاصل کرتا ہے

پانی سے دشمن کو روکا جا سکتا ہے

لیکن اس کے وسائل کو مفقود نہیں کیا جا سکتا ہے

بدقسمت ہے وہ جو فتح کا طالب ہے

و اپنے حملہ میں کامیابی چاہتا ہے

لیکن جذبۂ جنگ سے خالی ہے

تو اس کا نتیجہ ضیاعِ وقت ہے

و وصولِ منزل سے قبل ٹھراو ہے

لہذا کہا گیا ہے کہ حاکمِ حکیم دور اندیشی سے منصوبے بناتا ہے

و امیر ماہر اپنے اسباب خود پیدا کرتا ہے

حرکت نہ کر جب تک کہ کچھ مفاد نہ ہو

فوج کا استعمال نہ کر جب تک کہ کچھ حاصل نہ ہو

جنگ نہ کر جب تک کہ لمحہ نازک نہ ہو

بادشاہ کو محض تسکین غصہ کے

میدان میں فوج نہیں اتارنا چاہیے

سپہ سالار کو محض چڑھ کے

جنگ نہیں کرنا چاہیے

اگر مفید ہو تو آگے بڑھو
ورنہ جہاں ہو وہیں رہو

غصہ خوشی میں بدل سکتا ہے
غم اطمینان میں بدل سکتا ہے
لیکن ملک جو ایک دفعہ تباہ ہو گیا
لوٹ کے واپس نہیں آ سکتا ہے
و نا ہی مردہ لوٹ کے زمدہ ہو سکتا ہے

لہذا حاکم حکیم ہمیشہ با خبر رہتا ہے
و ماہر سپہ سالار ہمیشہ محتاط رہتا ہے
یہ طریقہ ہے جس سے ملک مامون رہتا ہے
و لشکر محفوظ رہتا ہے

جواسیس کا استعمال

سون تسو نے کہا:

سو لوگوں کی فوج بنانا

و انہیں طویل مسافت طے کرانا

رعایا کو بھاری نقصان پہنچاتا ہے

و سلطنت کے مادات کو زائل کرتا ہے

روز کا خرچ کل اٹھائیس ہزار گرام چاندی ہوتا ہے

اندرون و بیرون میں ہنگامے ہوتے ہیں

لوگ شاہراہوں پہ تھکے پڑے ہوتے ہیں

و تقریباً سات سور ہزار گھرانے متاثر ہوتے ہیں

دشمن فوجیں سالوں تک ایک دوسرے کا مقابلہ کرتی ہیں

ایک دن میں طے ہونے والی فتح پانے کی سالوں کوشش کرتی ہیں

با وجود دشمن کی حالت سے انجان رہنے کے

بوجہ اعزاز و معاوضہ میں مال خرچ نہ کرنے کے

یہ منتہی ہے خباثت کی

تو جو طریقۂ مذکور سے احتراز کرے نہیں

وہ لوگوں کی امارت کرنے کے لائق نہیں

حکومت کی حمایت کرنے کے لائق نہیں

فتح حاصل کرنے کے لائق نہیں

کہ جو چیز حاکم حکیم و امیر ماہر کو قادر بناتی ہے
دشمن پہ حملہ کرنے و اسے فتح کرنے پہ
و عوام کی پہنچ سے باہر کی چیزیں حاصل کرنے پہ
وہ پیش آگاہی ہے

و پیش آگاہی جنوں سے حاصل نہیں ہوتی ہے
و نا ہی تجَربات سے حاصل ہوتی ہے
نا ہی حساب و اندازہ سے حاصل ہوتی ہے
حرکاتِ دشمن کی خبر خالص دوسرے لوگوں سے حاصل ہوتی ہے

لہذا جواسیس کے استعمال کی حاجت ہوتی ہے
جن کی پانچ قسم ہوتی ہے
مقامی و داخلی و غدّار جاسوس
فانی جاسوس و باقی جاسوس

جب یہ پانچوں استعمال کیے جاتے ہیں
تو کسی کو نظامِ سری کی اطلاع نہیں ہوتی ہے
اسے ڈور کا خدائی تصرف کہتے ہیں
یہ حاکم کی سب سے قیمتی تنظیم ہوتی ہے

مقامی جاسوس یعنی وہ مقامی لوگ جو ہمارے لیے کام کریں
داخلی جاسوس یعنی وہ افسران دشمن جو ہمارے لیے کام کریں
غدار جاسوس یعنی دشمن کے وہ جاسوس جو ہمارے لیے کام کریں
فانی جاسوس یعنی جو دشمن کو دھوکا دینے کے لیے جلی طور پہ کچھ کریں
باقی جاسوس یعنی جو دشمن کے خیموں سے ہمارے لیے خبر لائیں

لہذا جواسیس سے فوج میں سب سے گہرا تعلق رکھنا چاہیے
سب سے زیادہ کثرت سے انہیں نوازنا چاہیے
ان کے اسرار کی سب سے زیادہ حفاظت کرنا چاہیے

جواسیس کا استعمال ممکن نہیں ہے سیاسی سمجھ کے بنا
انہیں ڈھنگ سے استعمال نہیں کیا جا سکتا احسان و استقامت کے بنا
ان کی خبر پہ اعتماد نہیں کیا جا سکتا عقل کی سلامتی کے بنا

خاموش رہ خاموش رہ
و جاسوس کو اپنے ہر عمل میں استعمال کرتا رہ

کوئی جاسوس اگر قبلِ وقت سری خبر کا کشف کرے
تو اسے اس شخص کے ساتھ جس کو بتایا ہے قتل کیا جائے

مقصد خواہ دشمن کو کچلنا ہو
یا اس کے ملک کو تباہ کرنا ہو
یا کسی شخص کو قتل کرنا ہو
لازم ہے کہ اولاً ہمیں نام معلوم ہو
قیادت کرنے والے سپہ سالار کے خدام و خواص کا
و دروازے کے رکھوالوں و پہرے داروں کا
تو جواسیس کو حکم کیا جائے ان خبروں کو لانے کا

دشمن کا جاسوس جو ہماری جاسوسی کرنے آئے
اس کو ضرور تلاشا جائے و مال سے نوازا جائے
آرامدہ مسکن دیا جائے و آسائش فراہم کی جائے
کہ وہ غدار جاسوس بن جائے و ہمارے کام آئے

یہ غدار جاسوس کی اخبار کا نتیجہ ہے
کہ ہم مقامی و داخلی جاسوس کو حاصل کرنے و استعمال کرنے لائق ہیں
و اسی کی اخبار کا نتیجہ ہے
کہ ہم فانی جاسوس سے دشمن کو کاذب اطلاعات پہنچانے لائق ہیں
و اسی کی اخبار کا نتیجہ ہے
کہ ہم موقع آنے پہ باقی جاسوس کو استعمال کرنے لائق ہیں

جاسوسی کی پانچوں انواع کی غایت حالتِ دشمن کی اطلاع ہے
جو اولاً غدار جاسوس سے حاصل ہوتی ہے
لہذا اس کا خوب خیال رکھنا ضروری ہے

قدیم دور میں سلسلۂ اِین کا عروج اِی چِی کی وجہ سے ہوا تھا
جو ہَیسا کا آدمی تھا
ایسے ہی سلسلۂ چَاو کا عرورج لُویا کی وجہ سے ہوا تھا
جو این کا آدمی تھا

لہذا حاکم حکیم و امیر ماہر جو
فوج کی اعلی تنظیمِ اطلاع کو
جاسوسی کے لیے استعمال کرتے ہیں
وہی عظیم نتائج حاصل کرتے ہیں

جاسوس ایک اہم عنصرِ حرب ہے
جس پہ حرکات و سکناتِ فوج موقوف ہے
فن حرب میں یہ کل کلام ہے

کتاب تمام ہوئی